سوال

(228)ایک ہی وقت میں کئی اذانوں کا جواب

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگرایک ہی وقت میں تین چار اذانیں ہورہی ہوں توان کا جواب کس طرح دینا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بظاہر احادیث اس بات پر دال ہیں کہ صرف ایک ہی اذان کا جواب دینا کافی ہے چنانچہ ایک روایت میں ہے :

'اِذَا سَمِعتُم المُوَذِّنَ فَقُولُوا : مِثلَ مَا یَقُولُ' (صحیح مسلم : بَابُ القَولِ مِثلَ قَولِ المُوَذِّنِ لِمَن سَمِعَہُ، ثُمَّ یُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ...الخ : ۳۸۳)

''جب تم مؤذن کی اذان سنو توجس طرح مؤذن کہتا ہے، تم بھی اسی طرح کہو۔''

لیکن اس عموم کا اطلاق ''حَیعَلتَین'' کے ماسوا پر ہوگا، کیونکہ صحیح مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں صراحت موجود ہے کہ ''حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ'' اور ''حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ'' کی جگہ ''لَاحَولَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' کہنا ہوگا۔ زیرِ حدیث ہذا امام کرمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'قَالَ : قُل مَا یَقُولُ : وَلَم یَقُل : مِثلَ مَا قَالَ : لِیَشعُرَ بِأَنَّہٗ یُجِیبُ بَعدَ کُلِّ کَلِمَۃٍ مِثلَ کَلِمَتِھَا'

یعنی ''حدیث میں بصیغۂ مضارع ''یقول'' کے لفظ ہیں اور بصیغۂ ماضی ''قَالَ'' نہیں تاکہ یہ معلوم ہوسکے کہ جواب ہر کلمہ کے بعد دینا ہوگا۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں : نسائی کی روایت اس بارے مصرح ہے جس کے الفاظ یوں ہیں :

'اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُولُ : کَمَا یَقُولُ المُؤَذِّنُ : حَتّٰی یَسکُتَ۔'

یعنی ''نبی صلی اللہ علیہ وسلم کلمات اس طرح دہراتے جس طرح مؤذن کہتا حتیٰ کہ وہ خاموشی اختیار کرتا۔''

اورصاحب ''المرعاۃ'' فرماتے ہیں : اس سے بھی زیادہ واضح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جو صحیح مسلم میں بایں الفاظ ہے :

'إِذاقَالَ الْمُؤَذِّنُ : اللّٰہُ أَکبَرُ اللّٰہُ أَکبَرُ، فَقَالَ أَحَدُکُم : اللّٰہُ أَکبَرُ اللّٰہُ أَکبَرُ، ثُمَّ قَالَ : أَشهَدُ أَن لَا إِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، قَالَ : أَشهَدُ أَن لَا إِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، ثُمَّ قَالَ : أَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ قَالَ : أَشهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ 'صحیح مسلم ،بَابُ القَولِ مِثلَ قَولِ المُؤَذِّنِ لِمَن سَمِعَہٗ، ثُمَّ یُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ ﷺ...الخ، رقم : ۳۸۵

ان روایات میں بصورتِ اجابت مؤذن کی پیروی کی صراحت موجود ہے۔

ظاہر ہے کہ ایک وقت میں سب کی پیروی نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف ایک ہی اذان کا جواب دینا کافی ہے جب کہ حدیث میں تعبیر بھی صیغۂ اِفراد (مفرد صیغہ) اس امر کی مؤید ہے (وا   أعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ :211

محدث فتویٰ